سوال

(22)حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت عزرائیل کو طمانچہ مارنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک واعظ نے بحوالہ بخاری شریف، دوران وعظ میں یہ ذکر کیا کہ جب عزرائیل (علیہ السلام) فرشتہ حضرت موسی علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو موسی علیہ السلام نے ان کے ایک طمانچہ مار کر آنکھ نکال دی۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری شریف کے کس باب میں ہے؟ اگر حدیث صحیح ہے تو ایسا کرنا کیا نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔؟؟

محمد الدین خطیب جامع مسجد ابدالیان پوران ضلع گجرات۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث مسئول عنہ بخاری شریف 4 130 میں بایں الفاظ مروی ہے: ''عن ابی ہریرة، قال: أرسل ملک الموت الی موسی علیہ السلام، فلما جاء صکہ، فرجع إلی ربہ، فقال: أرسلتنی إلی عبد لا یرید الموت، فرد اللہ علیہ عنیہ، فقال: أرجع فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور، فلہ بکل ما غطت بہ یدہ بکل شعرة سنة، قال: ای رب ثم ماذا؟ قال: ثم الموت، قال: فالآن،، الحدیث۔ اور یہ حدیث مسلم شریف 4 842 اور نسائی شریف میں بھی مروی ہے۔ ملاحدہ اور نیچری اس حدیث کو نہیں مانتے کہ کسی پیغمبر کی شان سے بعید کہ وہ فرشتہ اجل کی بلا قصور مار دے یہاں تک کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاوے۔ نیچریوں کا دستور ہے کہ جو حدیث ان کے فہم و عقل سے بالا ہوتی ہے اس کا انکار کردیتے ہیں۔ اور اگر قرآن کا کوئی مضمون ایسا ہو تو اس کی مضحکہ خیز تاویل کرتے ہیں جو در حقیقت معنوی تحریف ہوتی ہے۔ ایسے سطحی النظر اور بے باک لوگوں سے یہ پوچھنا بے محل نہیں ہوگا کہ اگر یہ حدیث خلاف عقل ہے تو کیا نبی کا غصہ میں بے قابو ہو کر بڑے بھائی کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر گھسیٹنے یا توچنے کی کوشش کرنا قرین عقل ہے۔ یہ جہلا اس آیت کا کیا جواب دیں گے ''قال ابن امّ لا تأخذ بلحیتی ولا برأسی،، (طہ: 94) امام ابن خزیمہ اور ابن قتیبہ وغیرہ نے اس جاہلانہ اعتراض کا مفصل جواب دیا ہے۔ ملاحظہ ہو عینی شرح بخاری 15 305 اور نووی شرح صحیح مسلم 15 130۔ (محدث دہلی ج: ش: رجب 1366ھ جون 1947ء)

(1) سماع موتی کے تردید میں امام ابوحنیفہ کی طرف روایت جو کتاب ''غرائب فی تحقیق المذاھب،، کے حوالہ سے پیش کی جاتی ہے۔ اس کی تحقیق وتلاش کے لیے آپ کا کارڈ ملنے کے بعد میں شبلی منزل اعظم گڑھ گیا۔ مگر افسوس ہے کہ کتاب مذکور یعنی،، میں سورہ نحل اور سورہ فاطر کی سماع موتی والی آیات کی تفسیر میں مذکورہ روایت کے ذکر کرنے کا موقع تھا، لیکن وہاں نہیں ملی۔ تفسیر نیشاپوری مشہور تفسیر ہے جو تفسیر ابن جریر کے حاشیہ پر مطبوع ہے۔ نہ معلوم فیاض حسین صاحب نے ''موضح القرآن،، کا حوالہ کیوں کردیا۔ اسی طرح قرآن کے جن بعض قدیم حواشی میں اس واقعہ کے لیے ''تفسیر نیشاپوری،، کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ کیوں کردیا لیا؟ ہمارے یہاں مولانا جونا گڑھی کی کتاب ''زیارت قبور،، اور ماہنامہ ''الحق،، کا شمارہ بابت سماع موتی اور فیاض حسین صاحب کی کتاب ''مسلمان اور قبر پرستی،، موجود نہیں ہے۔ بہر حال کتاب ''غرئب فی تحقیق المذاھب،، کا باوجود تتبع اور تلاش

کے کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا مصنف کون ہے؟ اور وہ کب لکھی گئی ہے؟ اس درمیان میں اگر آپ کو پتہ چل گیا ہو یا آئندہ جب بھی اس کا پتہ چل جائے آپ اس سے مجھے ضرور مطلع کریں گے۔ ''کشف الظنون،، کا ذیل ترکی سے شائع ہوچکا ہے۔ شبلی منزل میں وہ موجود نہیں ہے ممکن ہے مسلم یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہو۔ آپ تکلیف کرکے اس کی وہاں تحقیق کرلیں۔ ممکن ہے اس میں کتاب ''غرائب فی تحقیق الذاہب،، کا ذکر کیا ہو۔ آپ نے اس کتاب کے سلسلے میں ''کتاب الحافظ،، مطبوعہ عثمانیہ حیدر آباد کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے پہلے میں نے اس نام کی کوئی کتاب نہ دیکھی ہے۔ نہ سنی ہے۔ امید ہے اس موضوع اور مصنف وغیرہ سے متعلق ضروری حالات وکوائف سے مطلع کرنے کی تکلیف گوارہ کریں گے۔

حدیث: ''لاتشد الرجال الا الی ثلثۃ مساجد،، اور احادیث سفر برائے زیارت قبر نبوی اور فضیلت زیارت قبر نبوی سے متعلق مفصل بحث امام ابن تیمیہ کی کتاب ''التوسل الوسیلۃ،، اور ''الصارم المنکی فی الرد علی السبکی،، للشیخ عبدالہادی اور مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی کی کتاب ''صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیخ دحلان،، میں موجود ہے۔ کچھ مختصر بحث ''مرعاۃ (1 131 133 7 379 391) اور تحفۃ الاحوزی میں بھی ہے۔ ان کتابوں کو بغور ملاحظہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو شرح صدر ہوجائے گا۔

عبیداللہ رحمانی 29 2 1399ھ (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمد امین اثری ص: 104 105)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 63

محدث فتویٰ